© rasailojaraid.com

غیرمومن کے خیالات، ارادات اور نیات میں ہو سکتی ہے، اور اس کے اقوال و افعال و معاملات بھی ویسے ہی ہوں جیسے ایک غیرمومن کے ہو سکتے ہیں، تو پھر مسلمان کو نامسلمان پر فوقیت کس بناء پر ہو؟ روحِ ایمان اور روحِ تقویٰ نہ ہونے کی صورت میں ایک مسلمان ویسا ہی ایک بشر تو ہے جیسا ایک نامسلمان ہے۔ اس کے بعد مسلم اور غیرمسلم کا مقابلہ صرف جسمانی طاقت اور مادی وسائل ہی کے اعتبار سے ہوگا، اور اس مقابلہ میں جو طاقت ور ہوگا وہ کمزور پر غالب آجائیگا۔

ان دونوں حالتوں کا فرق تاریخ کے صفحات میں اتنا نمایاں ہے کہ ایک نظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یا تو مٹھی بھر مسلمانوں نے بڑی بڑی حکومتوں کے تختے الٹ دیے تھے اور اٹک کے کنارے سے لے کر اٹلانٹک کے سواحل تک اسلام پھیلا دیا تھا۔ یا اب کروروں مسلمان دنیا میں موجود ہیں، اور غیرمسلم طاقتوں سے دبے ہوئے ہیں، اور جن آبادیوں میں کروروں مسلمان بستے ہیں اور ان کو بستے ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں وہاں اب بھی کفر و شرک موجود ہے۔

اس رسالے میں مطبوعات کے عنوان سے عام کتابوں اور رسالوں پر جو مختصر انتقادات شائع ہوتے ہیں وہ درحقیقت ہمارے مقاصد اور حدود سے خارج ہیں، کیونکہ "ترجمان القرآن" کا مقصد محض قرآن مجید کی خدمت ہے۔ لیکن ہم نے ان غیرمتعلق انتقادات کیلئے تھوڑی سی جگہ صرف اس وجہ سے مخصوص کردی ہے کہ بعض اصحاب اپنی عنایت سے ہمارے پاس کتابیں اور رسالے بغرض تنقید بھیجدیتے ہیں، اور صحافت کے عمومی آداب کا مقتضیٰ ہے کہ ان پر تنقید کیجائے۔ اپنے مقاصد و حدود سے اس حد تک تجاوز تو غالباً ہمارے لیے جائز ہے۔ لیکن ہماری کسی تنقید کے جواب میں کوئی لمبی چوڑی تحریر آئے تو اس تحریر کو شائع کرنا اور پھر اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے ایک اور لمبی چوڑی تحریر سے رسالے کے صفحات کو بھرنا یقیناً بہت زیادہ تجاوز ہے جس کے لئے جواز کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

یہ چند جملے اس لیے لکھے جارہے ہیں کہ گذشتہ ماہ شعبان کے پرچہ میں جناب بشارت احمد صاحب جنرل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سکریٹری جماعتہائے احمدیہ دکن کی کتاب "تصدیق احمدیت" پر جو تبصرہ کیا گیا تھا اس کے جواب میں صاحب موصوف نے ایک طویل تحریر ارسال فرمائی ہے، اور اس کی اشاعت کو ہماری "قوتِ اظہار حق" کا گویا امتحان قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ آیندہ کسی موقع پر دوسرے مؤلفین و مصنفین کی جانب سے بھی ایسی ہی تحریریں آئیں اور اسی طرح ان کی اشاعت کا بھی مطالبہ کیا جائے۔ اسلیے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ایسی تحریریں شائع نہ کرنے کے لئے ایک عام معذرت نامہ شائع کر دیں۔

اس سلسلہ میں ایک اصولی بات کی طرف اشارہ کر دینا بھی غالباً نامناسب نہ ہوگا۔ ہندوستان میں ایک مدت سے مذہبی مناظرات نے جو رنگ اختیار کر رکھا ہے وہ نہ صرف متانت و سنجیدگی سے عاری ہے، بلکہ اُس مقصد کے بھی منافی ہے جس کے لیے مناظرہ کیا جاتا ہے۔ مناظرہ کا اصل مقصد اپنے مذہب کی صداقت کا اثبات ہے اور یہ صرف دلائل سے ہو سکتا ہے۔ دلائل اگر سنجیدگی کے ساتھ پیش کیے جائیں تو پڑھنے یا سننے والا ٹھنڈے دل سے اُن پر غور کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے لیکن اگر ان کے ساتھ گرمی زبان و سختی کلام کا عنصر بھی شامل ہو جائے تو سامعین و ناظرین کے دل و دماغ اُس سکون کے حامل نہیں رہتے جو صحیح غور و فکر کیلیے ضروری ہے۔ ایسے مناظرے خواہ کسی مذہب کی طرف سے کیے جائیں ہمارے نزدیک قابل اعتراض ہیں، اور اس مذہب کے لیے بھی نصرت کے موجب نہیں ہو سکتے جس کی تائید انکے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ یہی قاعدہ ہے جس کو ملحوظ رکھکر ہم نے جناب الیاس برنی صاحب کی کتاب "قادیانی مذہب" کی تائید کی، اور جناب بشارت احمد صاحب کی کتاب "تصدیق احمدیت" سے اختلاف کیا۔

جناب بشارت احمد صاحب کو خود اعتراف ہے کہ "بلاشبہ جناب برنی صاحب کی عبارت سلیس و متین ہے" اور "عبارت متانت و تہذیب سے پُر اور قلم قابو میں نظر آتا ہے"۔ دوسری طرف وہ یہ بھی اعتراف فرماتے ہیں کہ "جو شکایت آپ نے اپنی تنقید میں کی ہے وہ شکایت اس سے پہلے خود میری جماعت کے بعض نازک و لطیف احساس رکھنے والے و نیز بعض ... دیگر احباب بھی کر چکے ہیں"۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے طرز عمل کو صرف اس بنا پر جائز ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ "ہم اقتباسات محولات میں ناجائز تصرف اور صریح تحریف ظاہر کر کے پبلک کو متوجہ کرتے ہیں کہ برنی صاحب نے محض اپنے من مانے عنوانات کی ترتیب سے وسوسہ پیدا کرنا چاہا ہے ورنہ نہ ہمارے یہ اعتقادات ہیں نہ ہماری کتابوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ اقتباسات ہیں جو پیش کیے گئے۔"

مگر ہمارا اعتراض کسی "ناجائز تصرف" اور "صریح تحریف" کے اظہار پر نہ تھا بلکہ اس زبان پر تھا جو اس کے ساتھ استعمال کیگئی ہے۔ ہمارے نزدیک جناب بشارت احمد صاحب کے لیے صحیح طریق جواب یہ تھا کہ اپنی کتابوں سے اپنے مذہب کے اصل اعتقادات پیش کر دیتے اور برنی صاحب نے اگر "ناجائز تصرف" یا "صریح تحریف" سے کام لیا تھا تو اس کو صاف صاف ظاہر کر دیتے۔ مگر جب برنی صاحب نے حملہ متانت و تہذیب سے کیا تھا تو اسکی مدافعت غیر متین اور غیر سنجیدہ طریقے سے کرنا جائز نہ تھا۔ مہذب معترض کا جواب غیر مہذب طریقہ سے دینا یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ اس کو بھی خلاف تہذیب طریقوں کی طرف کھینچ لانا چاہتے ہیں، اور اپنا مفاد اسی میں دیکھتے ہیں کہ عام ناظرین کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا موقع نہ دیں۔ یہ بات تو آپ کے مذہب کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے، اور خود آپ کی طرف سے لوگوں کو بدگمان کرنے والی ہے۔

جناب بشارت احمد صاحب نے اپنے طرز عمل کی تائید میں قرآن مجید سے بھی استدلال فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

> "مجھے تو ایک نہایت پرانی کتاب کا جس کی ترجمانی کے لیے آپ نے اپنا رسالہ جاری فرمایا ہے صرف ایک چھوٹا سا جملہ یاد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تصدیق احمدیت میں جو کچھ لکھا ہے اس میں اسکو کافی طور پر ملحوظ رکھا ہے کہ اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ السُّوْٓءَ بِالْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔"

لیکن اس پرانی کتاب میں یہ جملہ ہمیں کہیں نہیں ملا۔ اصل آیت یہ ہے:۔ لَا یُحِبُّ اللہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (۴: ۲۱)۔ اور اسی پرانی کتاب میں بار بار یہ بھی کہا گیا ہے کہ وَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (۲: ۲۴) ۔ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ (۶: ۱۶) قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (۶: ۱۷) اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ (۶: ۲۳) وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللہِ (۴۲: ۴)

© rasailojaraid.com